بائیسواں باب

خون اور قے سے وضو ٹوٹ جاتا ھے

شرعی مسئلہ یہ ہے کہ آٹھ چیزیں وضو توڑ دیتی ہیں: جو چیز پیشاب پاخانہ کی راہ سے نکلے۔غفلت کی نیند،غشی،نشہ، جنون،نماز میں ٹھٹھہ لگا کر ہنسنا، بہتا ہوا خون،منہ بھر کر قے،ان کی تفصیل کتب فقہ میں دیکھو۔

مگر غیر مقلدو ہابیوں کے نزدیک نہ تو بہتا ہوا خون وضو توڑے، نہ منہ بھر کر قے،لہٰذا کوئی حنفی کسی غیر مقلد کے پیچھے نماز نہ پڑھے، کیونکہ یہ لوگ بدعقیدہ بھی ہیں اوران کے وضو کا بھی اعتبار نہیں کیا خبر ہے کہ قے کرکے یا نکسیر وغیرہ کرکے آئیں اور بغیر وضو کئے مصلی پر کھڑے ہو جائیں، چونکہ غیر مقلد اس مسئلے پر بھی بہت شور مچاتے ہیں۔اس لئے ہم اس باب کی بھی دو فصلیں کرتے ہیں۔ پہلی فصل میں اس کا ثبوت اور دوسری فصل میں اس پر اعتراضات مع جوابات،رب تعالیٰ قبول فرماوے۔

پہلی فصل

قے اور بھتا خون بھی وضو توڑتا ھے

حنفیوں کے نزدیک منہ بھر قے اور جسم سے خون کا نکل کر ظاہر بدن پر بہہ کر پہنچ جانا وضو،توڑ دیتا ہے۔ظاہر بدن وہ ہے،جن کا دھونا،غسل میں فرض ہے،دلائل ملاحظہ ہوں:

حدیث ۱: دار قطنی نے حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ سے روایت کی:

قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم الوضوء من کل دم سائل○

ترجمہ: فرماتے ہیں کہ فرمایا نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے کہ وضو واجب ہے ہر بہتے ہوئے خون سے۔

حدیث ۲: ابن ماجہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی:

قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم من اصابۂ قیء او رعاف او قلس اومذی فلینصرف ولیتوضا○

ترجمہ: فرماتی ہیں کہ فرمایا نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے جس کسی کو قے یا نکسیر یا مذی آجاوے تو نماز سے علیحدہ ہو جاوے اور وضو کرے۔

حدیث۳: ابن ماجہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ حضور انور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی خدمت میں فاطمہ بنت ابی جیش حاضر ہو کر عرض کرنے لگیں کہ مجھے استحاضہ کا خون آتا کہ میں کبھی پاک نہیں ہوتی، کیا نماز چھوڑ دوں؟ فرمایا کہ یہ حیض نہیں ہے رگ کا خون ہے، لہٰذا

اجتنبی الصلٰوۃ ایام محیضك ثم اغتسلی وتوضئی لکل صلٰوۃ وان قطر الدم علی الحصیرo

ترجمہ: حیض کے زمانہ میں نماز سے بچو پھر غسل کرو اور ہر نماز کے لئے وضو کرو پھر نماز پڑھو، اگر چہ خون چٹائی پر ٹپکتا رہے۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ استحاضہ کا خون وضو توڑ دیتا ہے، ورنہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ان بی بی صاحبہ پر معذور کے احکام جاری نہ فرماتے اور ہر نماز کے وقت ان پر وضو لازم نہ فرماتے۔ دیکھو جسے ریح یا قطرے کی بیماری ہو وہ ہر نماز کے وقت ایک وضو کر کے نماز پڑھتا رہے کیونکہ ریح اور پیشاب وضو توڑنے والی چیز ہے۔

حدیث۴: ابن ماجہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی:

عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من قاء اورعف فی صلٰوتہٖ فلینصرف ولیتوضا ولیبن علٰی صلٰوتہٖ مالم یتکلمo

ترجمہ: آپ نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے روایت فرماتی ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: جس کو نماز میں قے یا نکسیر آجاوے وہ نماز سے علیحدہ ہو جاوے اور وضو کرے اور اپنی نماز پر بنا کرے جب تک کہ بات نہ کی ہو۔

حدیث۵تا۶: ترمذی وابوداؤد نے حضرت طلق ابن علی سے روایت کی:

قال اعرابی یا رسول اللہ الرجل منا یکون فی الفلاۃ فتکون منہ رویحۃ ویکون فی الماء قلۃ فقال صلی اللہ علیہ وسلم اذا قاء احدکم فلیتوضا ملخصاo

ترجمہ: ایک بدوی نے عرض کیا کہ یارسول اللہ! ہم میں سے کوئی شخص جنگل میں ہوتا ہے اس کی ریح نکل جاتی ہے اور پانی میں تنگی ہوتی ہے تو حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی قے کرے تو وضو کرے۔ (ملخصا)

كذا فی جمع الفوائد من جامع الاصول و مجمع الزوائد

حدیث۷: ترمذی نے حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت کی:

ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قاء فتوضا فلقيت ثوبان فی مسجد دمشق فذكرت ذالك لهٗ فقال صدق انا صببت لهٗ وضوءهٗ وحديث حسين اصح شیء فی هٰذا الباب٥

ترجمہ: ایک بار نبی ﷺ کو قے آئی تو آپ نے وضو کیا پھر میں دمشق کی مسجد میں حضرت ثوبان سے ملا تو ابوالدرداء کی یہ حدیث بیان کی آپ نے فرمایا ابوالدرداء نے سچ کہا۔ پانی میں نے ہی ڈالا تھا یعنی میں نے ہی وضو کرایا تھا۔ حسین کی یہ حدیث نہایت ہی صحیح ہے اس بارے میں۔

حدیث۸: طبرانی نے کبیر میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی:

رفعهٗ قال اذا رعف احدكم فی صلوٰته فلينصرف فليغسل عنه الدم ثم ليعد وضوءهٗ٥

ترجمہ: آپ مرفوع فرماتے ہوئے کہتے ہیں کہ جب تم میں سے کسی کو نماز میں نکسیر آجاوے تو علیحدہ ہو جاوے اور خون کو دھودے پھر وضو لوٹائے۔

حدیث۹: دارقطنی نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی:

قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا قاء احدكم اورعف وهو فی الصلوٰة او احدث فلينصرف وليتوضا٥

ترجمہ: فرماتے ہیں کہ فرمایا نبی ﷺ نے کہ جب تم میں سے کسی کو نماز میں قے یا نکسیر آجاوے اور کوئی حدث کرے، تو علیحدہ ہو جاوے اور وضو کرے۔

حدیث۱۰: ابن ابی شیبہ نے حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی:

قال من رعف فی صلوٰة فلينصرف فليتوضا فان لم يتكلم بنىٰ علىٰ صلوٰته وان تكلم استانف٥

ترجمہ: فرماتے ہیں کہ جسے نماز میں نکسیر آجاوے تو وہ علیحدہ ہو جاوے اور وضو کرے پھر اگر کلام نہ کیا ہو تو باقی نماز پوری کرے اور اگر کلام کرلیا ہو تو نئے سرے سے پڑھے۔

حدیث۱۱: امام مالک نے حضرت یزید ابن قسط لیثی سے روایت کی:

انہٗ رای سعید ابن المسیب رعف وھو یصلی فاتٰی حجرۃ ام سلمۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاتی بوضوء فتوضا ثم رجع فبنٰی ماقد صلیo

ترجمہ: انہوں نے حضرت سعید ابن مسیّب کو دیکھا کہ انہیں نماز میں نکسیر آ گئی تو آپ حضرت ام سلمہ زوجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں آئے تو انہیں پانی دیا گیا انہوں نے وضو کیا، پھر واپس ہوئے اور بقیہ نماز پوری کی۔

حدیث ۱۲: ابوداؤد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی:

قالت قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا احدث احدکم فی صلوٰتہٖ فلیاخذ بانفہٖ ثم لینصرفo (مشکوٰۃ باب مایجوز من العمل)

ترجمہ: فرماتی ہیں کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب نماز میں کسی کا وضو ٹوٹ جاوے تو وہ اپنی ناک پکڑے پھر چلا جاوے۔

اس حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازی کو تدبیر یہ بتائی، کہ اگر نماز میں کسی کی ریح نکل جاوے تو اپنے عیب کو چھپانے کیلئے ناک پر ہاتھ رکھ لے تا کہ لوگ سمجھیں کہ اس کی نکسیر پھوٹ گئی پھر مسجد سے نکل کر وضو کی جگہ جا کر وضو کر لے، اگر نکسیر سے وضو نہ ٹوٹتا ہوتا تو یہ تدبیر بے فائدہ ہوتی۔ ہم نے بطور نمونہ بارہ حدیثیں پیش کر دی، ورنہ اس کے متعلق بہت احادیث موجود ہیں اگر شوق ہو تو صحیح البہاری شریف کا مطالعہ فرماؤ۔

عقلی تقاضا: عقل کا تقاضا بھی یہ ہی ہے کہ بہتا خون اور منہ بھر قے وضو توڑ دے کیونکہ وضو طہارت اور پاکی ہے، ناپاکی نکلنے سے وضو ٹوٹ جانا چاہئے، اسی لئے پیشاب، پاخانہ اور ریح سے وضو جاتا رہتا ہے، بہتا خون، منہ بھر قے، ناپاک ہے، قرآن کریم فرماتا ہے: او دما مسفوحا (انعام:۱۴۵) اسی لئے بہتے خون والا جانور ذبح سے حلال ہوتا ہے، تاکہ ناپاک خون اللہ کے نام پر نکل جاوے۔ تو جیسے پیشاب پاخانہ اور ریح نکلنے پر وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ کیوں؟ اس لئے کہ ناپاک چیز نکلی، ایسے ہی بہتا ہوا خون اور قے نکلنے سے بھی وضو ٹوٹ جانا چاہئے، کیونکہ یہ بھی نجس ہے، جو جسم سے نکلا، نیز استحاضہ اور بواسیر کے خون سے مرد کے پیشاب کی جگہ سے خون نکلنے سے بالا تفاق وضو ٹوٹ جاتا ہے، استحاضہ کے خون کے متعلق تو حدیث مرفوع بھی وارد ہے۔ جیسا کہ ہم اس فعل میں عرض کر چکے، جب یہ تین قسم کے خون وضو توڑ دیتے ہیں تو لامحالہ دوسری جگہ سے خون نکل کر بھی وضو توڑے گا۔

دوسری فصل

اس مسئلہ پر اعتراضات وجوابات

حقیقت یہ ہے کہ غیر مقلد وہابیوں کے پاس اس مسئلہ پر کوئی قوی دلیل نہیں، صرف کچھ شبہات اور وہمیات ہیں مگر تکمیل بحث کے لئے ہم ان کے جوابات بھی دیئے دیتے ہیں۔

اعتراض ا: احمد وترمذی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی:

قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا وضوء الامن صوت اوریح ٥

ترجمہ: فرماتے ہیں کہ فرمایا نبی ﷺ نے کہ نہیں ہے وضو مگر آواز سے یا آہستہ ریح سے۔

اس سے معلوم ہوا کہ وضو صرف ریح سے ٹوٹتا ہے، خون قے اس کے علاوہ ہے لہٰذا اس سے وضو نہیں ٹوٹنا چاہئے ''الا'' حصر کے لئے ہے۔

جواب: اس کے دو جواب ہیں ایک یہ کہ یہ حدیث تمہارے بھی خلاف ہے کیونکہ تم بھی کہتے ہو کہ پیشاب پاخانہ، بلکہ عورت یا شرمگاہ کو چھونے سے بھی وضو ٹوٹ جاتا ہے اور''الا'' کے حصر سے معلوم ہوتا ہے کہ سوائے ریح کے کسی چیز سے وضو نہ جاوے تو جو تمہارا جواب ہے وہ ہی ہمارا جواب ہے۔

دوسرے یہ کہ یہ حصر اضافی ہے نہ کہ حقیقی، مطلب یہ ہے کہ اگر کسی کو ریح نکلنے کا شبہہ ہو تو بغیر آواز یا بدبو یا یقینی احساس ہوئے وضو نہیں ٹوٹے گا۔

اس کی تفسیر وہ حدیث ہے، جو مسلم شریف نے حضرت ابو ہریرہ سے روایت کی:

اذا وجد احدکم فی بطنهٖ شیئا فاشکل علیه اخرج منه شیء ام لا فلا یخرجن من المسجد حتّٰی یسمع صوتا او یجد ریحا ٥

ترجمہ: جب تم میں سے کوئی اپنے پیٹ میں کچھ حرکت پائے اس لئے اسے شبہہ ہو جاوے کہ کچھ ہوا نکلی یا نہیں تو مسجد سے نہ نکلے، یہاں تک کہ آواز سے یا بو پائے۔

اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ آپ کی پیش کردہ حدیث اس شخص کے متعلق ہے جسے ریح نکلنے کا شبہہ ہو، حدیث کا منشا کچھ اور ہے اور آپ کچھ اور کہہ رہے ہیں۔

اعتراض ۲: حاکم نے حضرت جابر ابن عبداللہ عنہما سے روایت کی:

انہٗ کان فی غزوۃ ذات الرقاع فرمی رجل منہ فنزفہٗ فرکع وسجد ومضٰی فی صلوٰتہٖo

ترجمہ: کہ آپ غزوۂ ذات الرقاع میں تھے کہ ایک صحابی کے تیر لگا ان کے خون نکلا، مگر انہوں نے رکوع کیا سجدہ کیا اور نماز پوری کر لی۔

اس سے معلوم ہوا کہ صحابی کو عین نماز کی حالت میں تیر لگا خون نکلا، مگر انہوں نے نماز نہ توڑی بلکہ رکوع سجدہ کر کے نماز مکمل کر لی، اگر خون نکلنا وضو توڑ نا تو اسی وقت آپ نماز توڑ کر وضو کرتے پھر نماز یا نئے سرے سے پڑھتے یا وہ ہی پوری فرماتے معلوم ہوا کہ خون وضو نہیں توڑتا۔

جواب: اس اعتراض کے چند جواب ہیں: ایک یہ کہ یہ حدیث آپ کے بھی خلاف ہے کیونکہ جب ان صحابی کے تیر لگا، خون بہا تو یقیناً ان کے کپڑے اور جسم خون آلود ہو گئے، لیکن اس کے باوجود وہ نماز پڑھتے ہی رہے، تو چاہیئے کہ آپ خون، پیشاب پاخانہ سے بھرے ہوئے کپڑوں میں نماز جائز کہو، حالانکہ تمام اہل اسلام کا اتفاق ہے، کہ نماز کا بدن و کپڑا پاک ہونا چاہیئے، لہٰذا یہ حدیث کسی طرح قابل عمل نہیں۔

دوسرے یہ کہ اس حدیث میں یہ مذکور نہیں کہ ان صحابی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اجازت سے یہ عمل کیا، معلوم ہوتا ہے دوسری واقفیت انہیں نہ تھی۔ اس لئے ایسا کر گزرے۔

تیسرے یہ کہ یہ حدیث ان تمام مرفوع وموقوف حدیثوں کے خلاف ہے جو ہم پہلی فصل میں عرض کر چکے، لہٰذا نا قابل عمل ہے۔

چوتھے یہ کہ یہ حدیث قرآن کریم کے بھی خلاف ہے، کیونکہ رب تعالیٰ نے بدن و کپڑے پاک رکھنے کا حکم دیا ہے رب تعالیٰ فرماتا ہے: والرجز فاھجر (مدثر:۵) ''گندگی سے دور رہو'' اور فرماتا ہو وثیابك فطھر (مدثر:۴) ''اپنے کپڑے پاک رکھو''۔ اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ان بزرگ نے گندے جسم اور گندے کپڑوں میں نماز پڑھ لی۔ لہٰذا یہ حدیث ہرگز قابل عمل نہیں۔

پانچویں یہ کہ پتا نہیں چلتا کہ وہ صحابی جن کا یہ واقعہ ہے، کون ہیں فقیہ ہیں یا غیر فیقہ۔ اگر فقیہ ہیں تو انہوں نے اجتہاد سے یہ کام کیا جو حدیث مرفوع اور تمام فقہاء صحابہ کے خلاف ہے اور جو اجتہاد حدیث کے خلاف ہو وہ واجب ترک ہے اور اگر غیر فقیہ ہیں تو ان سے خطاءً یہ ہوا۔ بہرحال یہ حدیث کسی طرح قابل عمل نہیں۔

اعتراض ۳: اگرخون وضوتوڑتا ہے تو چاہئے کہ تھوڑا خون بہتا نہ ہو وہ بھی وضوتوڑ دے جیسے پیشاب ناقض وضو ہے، بہے یا صرف ایک قطرہ ہی نکلے، جب تھوڑا خون یعنی نہ بہنے والا وضونہیں توڑتا، تو زیادہ خون بھی ناقض وضونہیں، ایسے ہی قے اگر ناقض وضو ہے تو خواہ منہ بھر کر ہو یا تھوڑی، وضوتوڑ دیتی ہے۔ یہ فرق آپ نے کہاں سے نکالا؟

جواب: الحمدللہ آپ قیاس کے قائل تو ہوئے کہ زیادہ خون کو تھوڑے خون پر اورخون کو پیشاب پر قیاس کرنے لگے مگر جیسے آپ ہیں ویسے ہی آپ کا قیاس۔ جناب گندگی کا نکلنا وضوتوڑتا ہے پیشاب مطلقاً گندا ہے، تھوڑا ہو یا زیادہ، خون بہنے والا گندا ہے، رب تعالیٰ فرماتا ہے: او دما مسفوحا (انعام:۱۴۵) نہ بہنے والا گندا نہیں۔ آپ کا یہ قیاس قرآنی آیت کے خلاف ہے نیز ہر گندگی اپنے معدن میں جہاں وہ پیدا ہو پاک ہوتی ہے، معدن سے نکل کر ناپاک ہوتی ہے۔ دیکھو آنتوں میں پاخانہ اور مثانہ میں پیشاب بھرا ہے۔ مگر پاک ہے اس لئے آپ کی نماز درست ہوتی ہے۔ اگر یہ ناپاک ہوتے تو نماز کسی طرح جائز نہ ہوتی کہ گندگی اٹھائے ہوئے کی نماز نہیں ہوتی۔ ایسے ہی گندا انڈا جو اندر سے خون ہو گیا ہو جیب میں ڈال کر نماز پڑھ سکتے ہیں، اس کے اندر کا خون چونکہ اپنے معدن میں ہے، پاک ہے۔ جب یہ سمجھ لیا، تو اب پیشاب اور خون نکلنے میں فرق سمجھو۔ پیشاب کی جگہ مثانہ ہے، وہ مثانہ سے ہٹ کر پیشاب کی نالی میں آ کر چمکتا ہے، لہٰذا نجس ہے اگرچہ ایک بوند ہو، مگر خون سارے جسم میں دوڑ رہا ہے اور کھال کے نیچے اس کا معدن ہے۔ اگر کہیں سوئی چبھ گئی اور خون چمک گیا، مگر بہا نہیں، تو وہ اپنے معدن میں رہ کر چمکا ہے، ناپاک نہیں، ہاں جب بہے تو سمجھو کہ اپنے معدن سے علیحدہ ہو گیا اور ناپاک، اس فرق کی بنا پر پیشاب تو چمک کر بھی وضوتوڑ دیتا ہے، مگر خون بہہ کر توڑے گا۔ غرضیکہ خون کا نکلنا اور ہے چمکنا کچھ اور، لہٰذا خون کو پیشاب پر قیاس کرنا مع الفاروق ہے۔

اعتراض ۴: عینی شرح بخاری نے ایسی بہت سی حدیثیں نقل کیں:

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قاء ولم یتوضاہ

ترجمہ: بے شک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قے کی اور وضو نہ کیا۔

اگر قے وضوتوڑتی تو حضور قے کر کے وضو کیوں نہ فرماتے؟

جواب: ماشاء اللہ کیسا نفیس اعتراض ہے، جناب یہ بھی احادیث میں آتا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم بیت الخلاء سے تشریف لائے اور وضو کے لئے پانی پیش کیا گیا۔ مگر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے وضو نہ کیا تو کہہ دینا کہ پیشاب پاخانہ بھی وضونہیں توڑتا، جناب وضو نہ کرنے کی وجہ یہ تھی کہ اس وقت وضو کی ضرورت نہ تھی۔ وضوٹوٹ جانے پر فوراً وضو کرنا

واجب نہیں، ہاں اگر حضور فرماتے کہ قے وضو نہیں توڑتی، تو آپ پیش کر سکتے تھے۔ اگر یہ احادیث اس مسئلہ کی دلیل ہو سکتیں تو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ ضرور پیش فرماتے: امام ترمذی نے خون و قے کے ناقض وضو ہونے پر نہایت صحیح حدیث پیش کی اور ناقض نہ ہونے پر کوئی حدیث بیان نہ کی، صرف علماء کا مذہب بیان فرمایا، معلوم ہوا کہ ان کی نظر میں قے وخون کے وضو نہ توڑنے کی کوئی حدیث نہیں۔ کیونکہ وہ ہر مسئلہ پر حدیث پیش فرماتے ہیں۔

اعتراض ۵: قے وخون کے متعلق آپ نے جو احادیث پیش کیں، جن میں ارشاد ہوا کہ جس نمازی کو نماز میں قے یا نکسیر آجاوے تو وہ وضو کرے، وہاں وضو سے مراد خون و قے سے کپڑا دھو لینا ہے، نہ کہ شرعی وضو۔ جیسے کہ حدیث شریف میں آتا ہے کہ الوضوء مما مسته النار'' آگ کی پکی چیز کھانے سے وضو ہے'' وہاں وضو سے مراد ہاتھ دھونا، کلی کرنا ہے نہ کہ شرعی وضو کیونکہ کھا کر ہاتھ دھونا، کلی کرنا سنت ہے، یہ ناقض وضو نہیں۔ ایسے ہی یہاں ہے لہٰذا تمہارے دلائل غلط ہیں۔

جواب: واقعی آپ کا یہ سوال ایسا ہے جو آج تک کسی کو نہ سوجھا ہوگا۔ ذہن نے بہت رسائی کی۔ اسی کا نام تحریف ہے، اولاً تو آپ نے یہ غور نہ کیا کہ وہاں وضو کے عرفی معنی خود حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیان فرما دیے، کہ ایک بار کھانا تناول کر کے ہاتھ دھوئے کلی کی اور فرمایا ھذا وضوء مما مسته النار '' آگ کی پکی چیز کھانے سے وضو یہ ہے'' یہاں آپ یہ معنی چھوڑ کر غیر معروف معنی کیوں مراد لے رہے ہو۔ نیز اس حدیث میں یہ ہے کہ جس کو نماز میں قے یا نکسیر آجاوے تو وضو کرے اور نماز کی بنا کرے یعنی باقی نماز پوری کرے، اگر کپڑا دھونا مراد ہوتا تو نماز کی بنا جائز نہ ہوتی بلکہ دوبارہ پڑھنی پڑتی، جس کا کپڑا نماز میں نجس ہو جاوے اور وہ دھوئے، وہ بنا نہیں کر سکتا دوبارہ پڑھے گا۔ لہٰذا آپ کی یہ توجیہ باطل ہے۔